مختصر سوانح حیات

حضرت شیخ قاسم سلیمانی قندھاری

علیہ الرحمہ

از

صوفی ذکی اللہ اسد القادری بنارسی

ناشر

محمد اسحاق خادم درگاہ شریف چنار مرزاپور

روضہ مبارک شیخ قاسم سلیمانی

چنار مرزاپور چندولی

شرفِ انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش

کو

خلیفہ محترم المقام عالیجناب زاہد حسین دیوانہ درگار شریف چنار
کے نام
منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

"نذر"

؎ اگر یہ نذر عقیدت قبول ہو جائے
تو میری کاوش و محنت وصول ہو جائے

محمد ذکی اللہ اسد القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولادت اور سلسلۂ نسب

حضرت شیخ قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرزند حضرت شیخ قدم قندھاری پشاوری ابن حضرت خواجہ محمد زاہد ابن حضرت شیخ میرداد ابن حضرت شیخ کہنہ ابن حضرت شیخ یوسف ظاہر بیں ابن حضرت شیخ متی ابن حضرت شیخ عباس بن حضرت شیخ عمر ابن حضرت شیخ خلیل ابن حضرت شیخ عزی افغان بن کند بن ہرشکیول بن سرہٗ بن افغان نور اللہ مرقدہم۔

آپکا وطن شریف پشاور تھا۔ ولادت باسعادت ۹۵۶ھ موسم بہار میں بوقت نماز اشراق ہوئی۔ پیدائش سے قبل اکثر اولیاء کرام و مشائخ زمانہ نے آپ کے تولد ہونے کی خبر اور مبارکباد دی۔ آپ کی والدہ محترمہ بی بی نیک بخت اور دادی بی بی شہیدی نے پرورش کی اور حضرت شیخ محمد کوکہ زئی نے قرآن عظیم و دیگر مذہبی کتابیں پڑھائیں۔

شرف بیعت اور ابتدائی حالات سفر

آپ کے حالات میں مرقوم ہے کہ جس مقام پر آپ کا قیام ہوتا وہاں ذکر الٰہی کی برکت سے یہ کیفیت واقع ہوتی کہ کوئی شخص کسی قوم کا ہوتا اس طرف سے گذرتا تو بے اختیار نعرۂ الا اللہ کی ضرب لگاتا۔ ۹۸۳ھ میں مقام دوآبہ (اپنی سسرال) سے رخصت ہوکر حضرت نے حسب الہام غیبی پانچ درویشوں کو ہمراہ لیکر پشاور کا قصد فرمایا پھر وہاں سے جلال آباد، کابل کوہ ہندوکش، غنجان ہوتے ہوئے آستانۂ مولیٰ علی کرم اللہ وجہٗ کی زیارت فرما کر شہر بلخ تشریف لائے

وہاں سے سرخان اور دوسرے مقامات کی سیاحت فرماتے ہوئے بربو میں حضرت خواجہ عبداللہ انصاری کی زیارت فرمائی ۔ غرض آپ مختلف مقامات اور شہروں سے گزر فرماتے ہوئے مشہد مقدس پہونچے وہاں سے خراسان۔ غزنی۔ نیشاپور۔ گیلان شریف، تبریز ہوکر امیدیہ میں تشریف فرما ہوئے ۔ اس طویل سفر میں آپ کے چار درویش رفقار انتقال فرما گئے ۔ پھر بھی حضرت نے اپنا مبارک سفر جاری رکھا جنجیرہ اور دوسرے مقامات سے گزرتے ہوئے شہر حلب اور وہاں سے شہر حمہ میں حضرت شیخ عفیف الدین سید حسین سجادہ نشین حضرت قطب الکونین غوث الثقلین سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوئے بس یہی اس سفر کا حاصل ہے۔

حسن عقیدت اور خدمت شیخ

آپ ایک مدت تک شیخ کے حضور حاضر رہے آپ کے ذمہ دسترخوان بچھانے اور طشت میں ہاتھ دھلانے کی خدمت تھی ۔ آپ کا معمول تھا کہ ہاتھ دھلانے کے بعد طشت میں جو پانی جمع ہو جاتا، اسے بڑے ادب و تعظیم سے نوش فرماتے ۔ شیخ کی توجہ بھی آپ کی جانب خاص تھی، کچھ دنوں کے بعد آپ باجازت شیخ حرمین شریفین کے لئے چند فقراء کے ہمراہ روانہ ہوئے ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کے مزار مبارک کی زیارت فرما کر ملک شام اور دوسرے مقامات کی سیاحت کرتے ہوئے آستانۂ امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت فرمائی ۔ پھر مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ ہوتے ہوئے ایک سو فقراء کے ہمراہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زیارت گاہوں کی جانب

روانہ ہوئے اور ہر جگہ سے فیوض روحانی اور کمالات باطنی سے مالا مال ہو کر حاضر خدمت شیخ ہوئے۔

حضرت شیخ عفیف الدین حسین قدس سرہٗ نے آپ کی آمد پر مبارکباد دی اور بالطاف خسروانہ تبرکاتِ سلسلہ حضور غوث پاک شہنشاہ بغداد کا تاج مبارک مصلیٰ شریف نیز اجازت و خلافت مرحمت فرمائی۔ پھر جب کچھ دنوں بعد آپ کو وطن کی یاد آئی اور سیر و سیاحت کا شوق پیدا ہوا تو آپ بعد اجازت شیخ افغان کیطرف راہی ہوئے، مقامات مقدسہ، اکابرین اسلام کے آستانوں پر حاضری دیتے دیتے ہوئے وطن پاک تشریف لائے۔ آپ کی پاک نظر میں قدرت کی جانب سے یہ اثر مرحمت فرمایا گیا تھا کہ جس پر نگاہ پڑ جاتی وہ مدہوش و دیوانہ ہو جاتا اسی بنا پر جو آپ کے سلسلے میں مرید ہو جاتا ہے یا خلیفہ ہوتا ہے "دیوانہ" کہلاتا ہے

حالات کشف و کرامات

آپ کے حالات کشف و کرامات میں متعدد رسالے اور کتابیں موجود ہیں۔ آپ کے مریدین میں یہ طریقہ جاری تھا کہ آداب و احترام کی بنا پر بجائے سلام کے "میاں میاں" کہا کرتے تھے اور آپ جواب میں "حق میاں" فرماتے تھے ایک بار آپ کے مرید خاص حضرت حسن خاں دیوانہ جو مجذوب تھے اکثر عالم بیخودی میں بجائے سلام "میاں میاں" کے میاں خدا کہا کرتے تھے، اس وقت کے علمائے ظاہر جو علم باطن سے بے بہرہ تھے آپ کے اس جملہ پر مخالفت اور ایذا رسانی کے درپے ہوئے چنانچہ حالتِ جذب میں آپ کی زبان سے لفظ میاں خدا نکل جانے پر انھوں نے قتل کا فتویٰ صادر کر کے آپ کو شہید کر ڈالا۔

اور سر اور جسم کو علیحدہ علیحدہ کنوئیں میں ڈلوا دیا، پھر بھی کنوئیں سے "خدا میاں"
"خدا میاں" کی آواز برابر آتی رہی جب علماء ظواہر نے آپ کا یہ حال باکمال
دیکھا تو آپس میں مشورہ کیا حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس
پہونچکر آپ کے حالات کا بھی مطالعہ کیا جائے طے کیا گیا کہ حضرت کو ایک
بکری نذر کی جائے۔ اگر وہ بکری ذبح کرا کے ہماری دعوت کریں گے کہ وہ
ولی کامل ہیں۔ چنانچہ سات علماء حسب مشورہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور بکری پیش کی۔ آپ نے خدام کو حکم دیا کہ بکری ذبح کی جائے اور فوراً کھانا
تیار کیا جائے جب دستر خوان بچھایا گیا تو حضرت نے بکری کا سر علماء
کے سامنے ان کی حسب نیت پیش کیا اور جب کھانا کھانے سے سب
فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت حسن خاں دیوانہ کو جنھیں علماء ظواہر نے
قتل کرا کے سر اور جسم کنوئیں میں ڈلوا دیا تھا۔ مہمانوں کا ہاتھ دھلانے کے
لئے آواز دی، لوگوں نے دیکھا کہ حسن دیوانہ فوراً آفتابہ لئے "میاں خدا"
"میاں خدا" کہتے علماء کے روبرو حاضر ہیں اور آپ کا جسم خون سے تربتر
ہے۔ حضرت نے پوچھا حسن خاں بتاؤ اتنی دیر کہاں تھے عرض کیا حضور
انھیں علماء نے "میاں خدا" "میاں خدا" کہنے پر مجھے شہید کر ڈالا تھا
جب حضرت نے مجھے آواز دی تو میں نے دیکھا کہ حضرت اور سیدنا غوث
پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور حضرت نے میرے
جسم اور سر کو کنوئیں سے نکال کر ملا دیا اور غوث پاک نے دعا فرمائی
آپ نے آمین کہی۔ اللہ جل مجدہٗ نے مجھے پھر سے حیات ظاہری عطا

فرمائی۔ جب علماء ظواہر نے یہ حال ملاحظہ فرمایا تو اپنے کئے ہوئے پر بیحد نادم ہوئے اور حضرت سے معافی کے خواستگار ہو کر داخل سلسلہ شریف ہوئے۔

آپ کا فیض جاریہ

حضرت بابا صاحب نے اس کے بعد حضرت حسن دیوانہ سے ارشاد فرمایا:۔

حسن دیوانہ آج سے دیوانے ذمہ یہ کام ہے کہ تم آبادی کے باہر جنگل و بیابان میں رہا کرو، جو لوگ راستہ بھول جائیں، انھیں راستہ بتاؤ اور جو لوگ ایسے مقامات پر بھوکے ہوں انھیں کھانا کھلاؤ، کھانا تمہارا ہمارے دسترخوان سے برابر ہوتا رہے گا۔

بموجب ارشاد حضرت بابا صاحب حسن خانہ دیوانہ جانب صحرا روانہ ہوئے اور حضرت نے اپنا معمول بنا لیا کہ کھانا تناول فرمانے سے قبل حسن خاں دیوانہ کا کھانا فقراء و مساکین کو تقسیم فرماتے۔ یہ سلسلہ ابتک حضرت کے آستانہ مقدس چنار شریف میں جاری ہے چنانچہ اکثر عقیدتمند زائرین جو راستہ بھول گئے تھے جب انھیں آستانہ کے لنگر خانہ سے روٹی دی گئی تو انہوں نے بتایا کہ ایسی روٹی تو ایک فقیر نے فلاں جنگل میں مجھے کھلائی تھی۔

اکبر کے دربار میں

جب آپ کے گرد اژدہام خلائق ہوا اور مریدین کی بیحد کثرت ہوئی تو حضرت نے پشاور سے ہندوستان کی جانب روانہ ہونے کا عزم فرمایا۔ لوگوں نے آپ کو روکنے کے لئے بصد الحاح و زاری عرض کی کہ حضرت یہیں قیام فرمائیں تو ارشاد ہوا مجھے بشارت غیبی سے پتہ چلا ہے کہ میں ہندوستان جاؤں۔ چنانچہ

بتاریخ ۶ شعبان اپنے مریدین واہل وعیال کو لاہور کی جانب روانہ کردیا اور خود رمضان کے بعد لاہور پہونچنے کا عزم ظاہر فرمادیا اسی درمیان میں شہنشاہ اکبر کی جانب سے ایک فرستادہ جماعت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی کہ حضرت کی ولایت وکرامت کا شہرہ سنکر بادشاہ نے ہم لوگوں کو بھیجا حضور تشریف لے چلیں تاکہ بادشاہ بھی شرف زیارت سے مشرف ہوسکے چنانچہ ۶ ماہ شوال ۱۰۰۶ھ کو حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور کی جانب روانہ ہوئے۔ آخر شوال میں دارالحکومت لاہور جا پہنچے اور شروع ماہ ذیقعدہ بروز یکشنبہ آپ نے شاہی دربار میں قدم رکھا چونکہ اکبر نے خود اپنا دین الٰہی جاری کر رکھا تھا اس لئے وہ ہر صاحب سلسلہ درویش ومشائخ کبار کو بلاتا اور دین الٰہی قبول کرنے کی ترغیب دلاتا۔

ملاقات کے بعد بادشاہ نے حضرتؒ کو ابوالفضل کے مکان پر قیام فرمانے کے لئے عرض کیا تاکہ ابوالفضل آپ کے حالات سے واقف ہوسکے اور دین الٰہی کی طرف توجہ دلائے یا ملازمت شاہی کے لئے آمادہ کرے لیکن حضرت بابا صاحب نے ان میں سے کسی چیز کو پسند نہ فرمایا۔ بادشاہ کے اکثر مصاحبین نے جو آپ سے عقیدت رکھتے تھے اصرار کیا کہ حضور بادشاہ کی ملازمت یا عہدہ جلیلہ قبول فرمالیں تاکہ سلطنت کی طرف سے آپ کو کوئی گزند نہ پہونچے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم درویشوں کو اس قسم کی ملازمت کی کوئی ضرورت نہیں۔ ع۔ خدا خود میر ساماں است ارباب توکّل را

الحمدللہ کہ آپ کی یہ ثابت قدمی رنگ لائی اور بادشاہ نے پھر آپکی مرضی

کے مطابق شہر لاہور میں ملک خواجہ خلیل معتمد خاص کے محل میں قیام فرمانے کی اجازت دے دی۔

جہانگیر کا معاملہ حضرت کیساتھ

اکبر کی وفات کے بعد جب شہنشاہ جہانگیر سریر آرائے حکومت ہوئے اور شہزادہ خسرو نے لاہور آکر قلعہ لاہور کو اپنے قبضہ میں کر لیا تو شہنشاہ جہانگیر نے حملہ کر کے خسرو کو شکست دیکر قید کر لیا کچھ لوگوں نے جہانگیر کو خبر دی کہ بعض درویشوں نے بھی خسرو کے لئے دعائے فتح کی تھی جن میں سے نمایاں طور پر حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کیا گیا اور بادشاہ کو بتلایا گیا کہ حضور کے بہت کافی مرید ہیں اور آپ کا سلسلۂ ارادت بہت وسیع ہے جس سے حکومت کے لئے کبھی خطرہ کا امکان ہے۔ بادشاہ نے بتاریخ ۲۸ ربیع الآخر ۱۰۱۵ھ بابا صاحبؒ کو طلب کیا اور گفتگو کی۔

حضرت نے ارشاد فرمایا، مخلوق خدا کی رشد و ہدایت کے لئے لوگوں کو مرید کرنا کوئی گناہ نہیں کچھ دیر بعد آپ کو رخصت کر دیا اور شہزادہ پرویز کے یہاں قیام فرمانے کی گذارش کی۔

ایک روز بادشاہ نے ایک طشت میں زنجیر اور شمشیر رکھ کر حضرت کی خدمت میں بھجوایا۔ آپ نے فرمایا فقیروں کو شمشیر کی ضرورت نہیں اور زنجیر قبول فرمائی گویا یہ اشارہ تھا بادشاہ کی جانب سے کہ آپ قید ہونا قبول کریں یا جنگ پر آمادہ ہو جائیں حضرت نے گوارہ نہ فرمایا کہ دو مسلمان آپس میں لڑیں اور مخلوق خدا کا مفت خون بہایا جائے۔ اسی لئے [illegible]

۸ جمادی الاولیٰ ۱۰۱۵ھ کو بادشاہ نے خلیفہ باقی خاں کو چنار کا گورنر بنا کر روانہ کیا اور حضرت کو بھی چنار کے قلعے میں رکھے جانے کا حکم دیا۔ حضرت بابا صاحب باقی خاں کے ساتھ چنار کی جانب روانہ ہوئے اور ۲۵ رجب ۱۰۱۵ھ کو داخلہ ہوکر خان اعظم کے محل میں تشریف فرما ہوئے اور نظر بند کیے گئے۔

حیرت انگیز کرامتیں

خداوند کریم کے وہ نیک بندے اور برگزیدہ بندے جن کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے ان کا عالم کچھ اور ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ باوجود قید بند میں ہونے کے اور ہر طرح کی نگرانی کے جب آپ کی مرضی ہوتی محل کے باہر تشریف لاتے باغوں کی سیر کرتے اور پوری آزادی کے ساتھ نمازیں ادا فرماتے۔ اور جب جاتے محل میں ہو بیکراں سابقہ حالت میں موجود نظر آتے۔ جب محافظین نے آپ کی کھلی ہوئی کرامت دیکھی تو دل میں خوف پیدا ہوا کہ کہیں آپ باہر تشریف لے گئے اور واپس تشریف نہ لائے تو ہم سب مورد عتاب سلطانی ہوں گے۔

انھوں نے فوراً یہ کیفیت بادشاہ کے حضور پیش کی جواب آیا کہ

(۱) میری طرف سے حضرت کو ہر طرح کی آزادی ہے جہاں چاہیں بغیر روک ٹوک کے آجا سکتے ہیں۔

(۲) آپکی مرضی کے مطابق جہاں آپ چاہیں ماحد نظر زمین معاف ہیں۔

(۳) میں عنقریب زیارت سے مشرف ہونے کی تمنا رکھتا ہوں۔

آپ نے بادشاہ کو جواب دیا:۔

(۱) مجھے تیری بخشی ہوئی آزادی کی ضرورت نہیں۔ حق تعالیٰ عنقریب

میرے طائر روح کو قفس عنصری سے آزاد کر دے گا۔

(۲) بھلا تیرا یہ مقدور کہاں کہ تو مجھے تا حد نظر زمینیں عطا کرے جبکہ میری نگاہیں عرش الٰہی تک پہونچا کرتی ہیں۔

(۳) میں کبھی تیری ملاقات پسند نہیں کرتا۔

یہی وجہ ہے کہ خاندان تیموریہ کے کسی فرزند کو اب تک درگاہ معلی کی زیارت نصیب نہ ہو سکی۔

اس کے بعد چنار کے قلعدار باقی خاں نے عرض کیا کہ حضور کوئی مکان اپنی ابدی آرام گاہ کے لیے تجویز فرمائیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ قلعہ کی مغربی سمت کو تیر کمان لیکر کھڑے ہوئے تیر چھوڑا تو کچھ دور پہونچ کر گرنے لگا آپ نے فرمایا "تمک اور" یعنی کچھ اور، پھر وہ تیر اپنی جگہ سے اٹھا آگے بڑھکر ایک مقام پر گر گیا۔ آپ نے اسی مقام کو اپنی آرامگاہ قرار دی اور آپ کے "تمک اور" فرمانے سے اس جگہ کا نام "محلہ ٹکور" جو آج تک ہے ؎

اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند بہ راہ

۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۰۱۶ھ کو آپ نے اس دار فنا سے کوچ فرمایا۔

خدائے رحمٰن و رحیم کی بے شمار رحمتیں نچھاور ہوں۔

تاجداری کے لئے ان کی گدائی کیجئے!
جھولیاں بھر جائیں تو فرماں روائی کیجئے

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات

تصوف:- قلب سے تمام کدورتوں کو پاک وصاف کرنے کا نام تصوف ہے اور وہ آٹھ خصلتوں کے اختیار کرنے سے ہوگا۔

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سخاوت (۲) حضرت اسحٰق علیہ السلام کی رضا (۳) حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر (۴) حضرت زکریا علیہ السلام کی مناجات۔ (۵) حضرت یحییٰ علیہ السلام کی گریہ وزاری (۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صوفی لباس (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیاحت (۸) حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر۔

فقیری:- فقیری اس وقت مکمل ہوگی جب تک فقیر میں یہ صفتیں نہ پیدا ہو جائیں ہمیشہ خدا کے ذکر میں مشغول رہنا، کسی سے جھگڑا نہ کرنا مگر بہتر طریقے پر جھگڑنا، حق بات کو معلوم کرنے کے لیے اور جب حق کا پتہ چل جائے تو اس کی طرف رجوع کرنا، سچائی کو اختیار کرنا کسی بات پر بے جا ضد نہ کرنا۔ اپنے نفس کو سب سے زیادہ ذلیل وخوار سمجھنا اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گنہ گار سمجھنا۔ زور سے نہ ہنسنا جو بات معلوم نہ ہو اس کو دریافت کر لینا، غافل کو نصیحت کرنا، جاہل کو علم سکھانا، فضول باتوں سے پرہیز کرنا، حرام کاموں سے بچنا، غریب ویتیم کی مدد کرنا، کسی کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھنا، اپنی محتاجگی پر صابر وشاکر رہنا۔ بڑوں کی تعظیم کرنا چھوٹوں پر شفقت کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، کسی کو برا نہ کہنا، غیبت سے پرہیز کرنا، نماز زیادہ پڑھنا، روزہ کثرت سے رکھنا، غریبوں کو اپنی مجلس میں جگہ دینا اور مسکینوں کو کھانا

کہلاتا۔ کسی نے آپ سے فقیر کے معنی دریافت کئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس میں چار حرف ہیں" ف۔ق۔ی۔ر" ف سے مراد ہے ذات الٰہی میں بالکل فنا ہوجانا اور تمام تعریفوں اور صفتوں سے جو اللہ کے سوا ہیں دل کو فارغ کرلینا اور ق سے مراد ہے اور اپنے قلب کو خدا کی محبت سے قوت دینا اور اس کی رضا مندی پر قائم رہنا اور ی سے مراد ہے ہمیشہ اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور اس کے خوف سے ڈرتے رہنا اور اپنے گناہوں پر شرمندہ رہنا اور تقویٰ جیسا کہ اس کا حق ہے قائم رہنا اور ر سے مراد ہے کہ رقیق القلب ہونا اور تمام خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

صبر یہ ہے کہ مصیبت و بلا کے وقت میں استقلال سے رہے اور کسی حالت میں بھی شریعت کو ہاتھ سے نہ جانے دے بلکہ خوشی اور خندہ پیشانی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی کتاب پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتا رہے اور ہر مصیبت کو اپنے لئے رحمت سمجھے۔

چراغِ راہِ عرفاں حضرتِ قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ

مرے ہادیٔ ذیشاں حضرتِ قاسم سلیمانی
تمہیں ہو خضرِ دوراں حضرتِ قاسم سلیمانی

تمہارا روئے تاباں حضرتِ قاسم سلیمانی
چراغِ راہِ عرفاں حضرتِ قاسم سلیمانی

دلوں کی تیرگی کافور کر دیتے ہیں پل بھر میں
بچشمِ نور ساماں حضرتِ قاسم سلیمانی

خدا نے خاص نعمت کا تمہیں قاسم بنایا ہے
سراپا فیض و احساں حضرتِ قاسم سلیمانی

تمہاری ذات نے بخشی مسرت غم کے ماروں کو
تمہیں ہو راحتِ جاں حضرتِ قاسم سلیمانی

تری شانِ فقیری سے ہے شرمندہ جہانگیری
شہ کوہِ سلیماں حضرتِ قاسم سلیمانی

تیری آوازِ پُرتاثیر سے مُردوں میں جاں آئی
بہ فیضِ شاہِ جیلاں حضرتِ قاسم سلیمانی!

خدا والوں کو درسِ حرّیت دینے پہ جب آئے
بنے قیدیٔ زنداں حضرتِ قاسم سلیمانی

ترے دیوانے فرزانوں پہ سبقت لے گئے آخر
کہاں پہونچے یہ ناداں حضرتِ قاسم سلیمانی

بصد ناز و ادا ہیں زندۂ جاوید مرقد میں
شہیدِ عشقِ رحماں حضرتِ قاسم سلیمانی

اسد ناکام و بے چارہ پریشاں حال می گوید
مدد کن پیرِ افغاں حضرتِ قاسم سلیمانی!

محتاج کرم

صوفی محمد ذکی اللہ اسد القادری

شجرۂ طیبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قادریہ قاسمیہ

(۱) حضرت سید عالم شفیع المذنبین امام الانبیاء والمرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(۲) حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ (۳) حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
(۴) حضرت سیدنا خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ (۵) حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ (۶) حضرت معروف
کرخی رحمۃ اللہ علیہ (۷) حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ (۸) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۹) حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) حضرت ابوالفضل عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) حضرت
ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲) حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) حضرت ابوسعید مبارک
رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۵)
حضرت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ (۱۶) حضرت عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۷) حضرت شہاب الدین
احمد رحمۃ اللہ علیہ (۱۸) حضرت شرف الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ (۱۹) حضرت شمس الدین محمد رحمۃ اللہ
علیہ (۲۰) حضرت علی الدین علی رحمۃ اللہ علیہ (۲۱) حضرت بدر الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ (۲۲) حضرت
شہاب الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ (۲۳) حضرت زین الدین احمد عبد الباسط رحمۃ اللہ علیہ (۲۴) حضرت
سید شرف الدین مکارم قاسم رحمۃ اللہ علیہ (۲۵) حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ (۲۶)
حضرت سید عفیف الدین سید حسین الحموی الثانی رحمۃ اللہ علیہ

(تابع باباصاحب) حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبد الرحمن دیوانہ رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین درگاہ چنار شریف ضلع مرزا پور

حضرت شیخ بالا پیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد واصل رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد حکیم رحمۃ اللہ علیہ
افغانستان حضرت شیخ نور رحمۃ اللہ علیہ
جالندھر حضرت شیخ عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ
درگاہ چنار حضرت شیخ محمد وارث رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضرت اسمٰعیل دیوانہ (۲) حضرت شاہ شمس الدین دیوانہ
حضرت شاہ قلندر دیوانہ
حضرت شاہ محمد ایوب دیوانہ

(۱) حضرت عبد اللطیف دیوانہ (۲) حضرت شاہ سہارد رویش دیوانہ
حضرت محمد شاہ عبد الرحمن دیوانہ

(۱) حضرت شاہ سو سیار دیوانہ (۲) حضرت شاہ جعفر دیوانہ
حضرت شاہ انوار اللہ دیوانہ
حضرت شاہ امان اللہ دیوانہ

(۱) حضرت شاہ امین اللہ دیوانہ (۲) حضرت شاہ امانت اللہ دیوانہ
فقیر ناچیز حسن دیوانہ